استطراد کا مخمصہ

ڈاکٹر محمد اکرم ندوی، آکسفورڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامد: ابن سینا کی القانون میں ایسی طبی تحقیقات ہیں، جو بالکل ماڈرن معلوم ہوتی ہیں، بلکہ اس کے بعض انکشافات تو اب تک جدید میڈیکل سائنس کی دسترس سے باہر ہیں۔ واہ کیا عالی دماغ تھا! کاش مسلمانوں میں ابن سینا کے بعد دو چار ایسے عباقرہ اور پیدا ہوئے ہوتے!

زید: فلسفہ و منطق جیسے منحرف و گمراہ کن موضوع سے میری لوحِ سادہ پر ایک ارتعاش طاری ہو جاتا ہے۔ ہمیں تو ایک ابن سینا بھی گوارا نہیں، اور آپ دو چار کی بات کر رہے ہیں۔ اچھا ہوا کہ آپ کی تمنا "اے بسا آرزو کہ خاک شدہ" کے زمرہ میں رہ گئی۔ ان فنونِ عقلیہ سے مسلمانوں کو کیا فائدہ پہنچا، سوائے اس کے کچھ خبطی ارسطو کی گاڑی کے قلی بن گئے۔

اکبر: فلسفہ و منطق سے اگر آپ کو بیگانگی ہے تو ضرور ان پر غصہ اتاریں تا کہ آپ کا کلیجہ ٹھنڈا ہو اور آپ کی لوح سادہ کا ارتعاش کم ہو، لیکن یہاں فلسفہ و منطق کا موضوع زیر بحث ہی نہیں۔ اِس وقت گفتگو طب کے میدان میں ابن سینا کی امامت پر ہو رہی ہے۔ معلم ثانی میں اگر عیوب و نقائص تھے، تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے تمام ہنروں کو عیب سمجھ لیا جائے، اس کے کمالات پر پردہ ڈال دیا جائے؟ اور احسان شناسی کی جگہ مسلکِ لئیماں پر فخر کیا جائے؟ کیا یہ اس فضیلت عدل و انصاف اور منقبت شکر و اعتراف سے بغاوت نہیں جس کی تعلیم قرآن نے دی ہے، اور جو انسانیت کے بلند ترین اقدار میں سے ہے۔

زید: ابلہوں پر ابن سینا کا جادو چل گیا۔ مجھے تو آپ دونوں کا ایمان مشکوک نظر آرہا ہے، ظاہر ہے کہ جو ملحدین و زنادقہ کی کتابیں پڑھے گا، اس کے قلب پر الحاد و زندقہ ہی کا نقش ثبت ہو گا۔ اگر پڑھنا ہی تھا تو تفریح الاذکیاء في احوال الانبیاء، اعمالِ قرآنی، کریما، طوطی نامہ، راہِ نجات، فتوح الشام، مرآۃ الاسرار، اور اقتباس الانوار وغیرہ پڑھتے۔

حامد: کیا ابو علی کی مرتبت شناسی کفر ہے؟ ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے تب جا کے ابو علی جیسے نادرۂ روز گار پیدا ہوتے ہیں، مگر جب وہ پیدا ہو جاتے ہیں تو بد چشم انہیں دیکھنے سے انکار کر دیتے ہیں، اور اس وقت تک تسلیم نہیں کرتے جب تک انہیں مار نہ لیں۔ وائے ستم کہ ابو علی کو مارنے کی بعد بھی بڑا نہیں مانا گیا۔

زید: آپ بھول گئے کہ امام غزالی نے تہافت الفلاسفہ میں ابن سینا کو تین وجوہ سے کافر قرار دیا ہے، اور اس فتوی پر آج تک علمائے حق کا اتفاق ہے۔

صادق: آپ کی بات ہر قلبِ مؤمن کی آواز ہے۔ ابن سینا کافر ہے، اور جو اس کا قدر دان ہے وہ الحاد و زندقہ میں اس کا ہمنوا ہے۔ فلسفہ و منطق ہفوات و اباطیل میں سے ہیں، اور ان کی تحصیل عمر شریف کا ضیاع ہے۔

رشید: اس فن کے فضول ہونے پر مجھے ایک لطیفہ یاد آگیا۔ میرے دادا مرحوم فرماتے تھے کہ ان کے ایک دوست منطق پڑھ کر گھر لوٹے۔ شام کو اپنے والد کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔ کھانے میں ایک انڈا تھا۔ ان کے والد صاحب نے پوچھا: بیٹا منطق پڑھنے کا کیا فائدہ؟ کہنے لگے کہ اگر میں چاہوں تو منطق کے زور سے اس انڈے کو دو ثابت کر دوں، اور انہوں نے تقریر شروع کر دی۔ اس دوران ان کے والد صاحب نے وہ انڈا کھا لیا۔ جب صاحبزادہ تقریر سے فارغ ہوئے تو پوچھنے لگے کہ ابا جان انڈا کیا ہوا؟ بیٹا وہ تو میں نے کھا لیا۔ جو تم نے ثابت کیا ہے، اسے تم کھا لو۔

ہاشم: اسی لئے کہا جاتا ہے کہ آم سے کام رکھو، گٹھلی گننے سے کیا فائدہ؟

ظریف: آم بھی کیا پھل ہے! ثمرِ بہشت ہے۔ ہندوستان میں اس کی جتنی قِسمیں ہیں وہ کہیں نہیں۔ آم کے سامنے سارے پھل ہیچ ہیں۔

جمیل: اس پر مجھے غالب کی مثنوی در صفت انبہ یاد آگئی، فکر کی جولانی، تشبیہات بدیعہ کی فراوانی، لفظ زمینی اور معنی آسمانی:

نہ چلا جب کسی طرح مقدور　　بادۂ ناب بن گیا انگور
یہ بھی ناچار جی کا کھونا ہے　　شرم سے پانی پانی ہونا ہے
مجھ سے پوچھو تمہیں خبر کیا ہے　　آم کے آگے نیشکر کیا ہے

سفیان: امرود کا مقام بھی آم سے فروتر نہیں۔ امرود کی مناسبت سے اکبر الہ آبادی یاد آگئے۔ ان کے کلام میں حکمت و مزاح کا کیا لطیف امتزاج ہے۔ اب ایسے مرنجا مرنج شاعر پیدا ہونا بند ہو گئے ہیں۔ امرود کی کیا خوب ثناخوانی کی ہے:

کچھ الہ آباد میں ساماں نہیں بہبود کے
یاں دھرا کیا ہے بجز اکبرؔ کے اور امرود کے

یوسف: کیا بد ذوقی ہے۔ اس شعر کے مفہوم کو توڑ مروڑ کر کیا کا کیا بنا دیا؟ لگتا ہے کہ دنیا کے کسی ایسے غیر مہذب گوشے میں ہوں جہاں ہر طرف وحشی ہی وحشی ہیں۔

ریحان: مجھے غالب اور اکبر الہ آبادی ایک آنکھ نہیں بھاتے۔ ان کی شاعری میں آم، امرود اور چھوٹے چھوٹے تفریحی موضوعات کا اظہار زیادہ ہے۔ معانی کی گہرائی اور بلند خیالی تو صرف اقبال کے یہاں ہیں، شاہین، عقاب، انجم، کہکشاں۔ اور کیا خوب کہا ہے شاعر خودی شعار نے:

پرے ہے چرخ نیلی فام سے منزل مسلماں کی
ستارے جس کی گرد راہ ہوں وہ کارواں تو ہے

اکبر: ایک طرف ابن سینا پر ظلم ناروا، اور دوسری طرف غالب و اکبر پر حیف و جفا، آخر وہ کون سی دماغی کیفیت ہے جس کے تحت بد ذوق و کج فہم بھی شعر و فلسفہ کی بات کرنے لگتے ہیں، اور بڑے بڑے شعراء کے نام لے کر دوسروں کو مرعوب کرتے ہیں۔ اس سے ڈارون کے نظریہ کے بالمقابل ایک دوسرے نظریہ کی تصدیق ہوتی ہے۔ وہ کہتا تھا کہ بندر ترقی کرتے کرتے انسان ہو گیا ہے۔ شاید زیاد صحیح یہ ہے کہ انساں تنزل کرتے کرتے مستقبل قریب میں بندر بن جائے گا۔

حامد: بات منطق کی ہو رہی تھی، یہ آم، امرود، غالب، اکبر اور اقبال کا ذکر کہاں سے نکل آیا؟

زید: آپ دوبارہ اس غارت گرِ دین، شوم زدہ فنِ کمین کا نام نہ لیں، ملا علی قاری نے بالکل سچ کہا ہے کہ کاغذ سے استنجاء کرنا مکروہ ہے سوائے اس کاغذ کے جس پر منطق لکھی ہو۔

شفیع: آپ حد میں رہیں، امام غزالی اور دیگر اکابرین کی توہین نہ کریں۔ کیا یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ان کی کتابیں استنجاء کرنے کے لئے ہیں؟ بزرگوں کی شان میں گستاخی سے سوء خاتمہ کا اندیشہ ہے۔

زید: سمجھ میں نہیں آتا کہ کچھ لوگ منطق کو اس قدر اہمیت کیوں دیتے ہیں؟ امام غزالی یا کسی اور نے کہا ہے کہ عقل مند کو منطق کی ضرورت نہیں، اور بیوقوف کی سمجھ میں نہیں آتی۔

صادق: منطق درس نظامی کی بلیات میں سے ہے۔ اچھا ہوا کہ ندوہ نے اس سے چھٹکارا حاصل کر لیا۔ ایک بار تو ندوہ کے طلبہ نے انتہا کر دی، منطق کا جنازہ ہی نکال دیا۔

حامد: اسی کا نتیجہ ہے کہ آپ لوگوں کی باتوں میں ارتکاز نہیں، ایک موضوع شروع ہوتا ہے، اور پھر وہ کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے۔ اب یہ نہ پوچھیں کہ ارتکاز کیا ہوتا ہے: کوئی پوچھے کہ یہ کیا ہے تو بتائے نہ بنے۔

زید: تو کیا آپ کہنا چاہتے ہیں کہ علامہ شبلی اور علامہ سید سلیمان ندوی کے یہاں ارتکاز نہیں؟ آپ کو اندازہ نہیں کہ کن لوگوں کو نشانہ بنا رہے ہیں؟ آپ کو احساس بھی ہے کہ یہ کس درجہ کی ناشائستگی اور بد تمیزی ہے؟ ہم متبعین دین حنیف کچھ لکھنے یا بولنے کے لئے کسی منطق کے پابند نہیں: شرکت عطر نہیں چاہتی غیرت میری

حامد: بات کا بتنگڑ نہ بنائیں۔ یہ ناموران ہمارے نزدیک بھی واجب التعظیم ہیں، اور ہم بھی کفش بردارانِ اکابر ہیں۔ شاید آپ بھول رہے ہیں کہ علامہ شبلی اور علامہ سید سلیمان ندوی دونوں فلسفہ و منطق کے امام تھے:

شاید تری سمجھ میں رودادِ غم نہ آئے
ڈرتا ہوں آرزو کی تشریح مختصر سے

رشید: آپ لوگ کن خرافات میں پڑے ہوئے ہیں۔ عصر جدید میں یہ دقیانوسی باتیں! اسی لئے اقبال نے کلام کو قوالی سے تعبیر کیا ہے۔ گفتگو ان موضوعات پر ہونی چاہئے جو اپنے عہد و ماحول سے متعلق ہوں، ایران و توران کی بات کا کیا حاصل؟

مسعود: آپ نے میرے دلی خیالات پڑھ لئے۔ بات ہونی چاہئے یوگی اور مودی کی، اویسی کی اور لالو یادو کی، یا پھر مدرسوں کے حالِ زار کی اور قیادتِ نااہل و بیمار کی، یا کسی فسوں گر اور کلاکار کی۔

ALAWRAAQ
Publications
www.alawraaq.com